قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعرات 26 مارچ 2020ء یکم شعبان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 74

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۶﴾ (بنی اسرائیل:16)

ترجمہ: جو ہدایت پا جائے وہ خود اپنی جان ہی کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہو تو وہ اسی کے مفاد کے خلاف گمراہ ہوتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کردیں)۔

فرمانِ رسول ﷺ

شعبان کا چاند دیکھنے کی دعا

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نئے چاند پر رسول کریم ﷺ یہ دعا بھی کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ رَمَضَان

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں برکت ڈال دے اور ہمارے لئے رمضان کو بھی مبارک بنا۔

(مسند احمد حدیث نمبر:3669)

فرمان خلیفہ وقت

تقویٰ کا مطلب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’تقویٰ کا مطلب ہے نفس کو خطرے سے محفوظ کرنا اور شرعی اصطلاح میں تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جو انسان کو گناہگار بنا دے۔ اور یہ تب ہوتا ہے جب ممنوعہ اشیاء سے بچا جائے بلکہ اس کے لئے بعض اوقات جائز چیزوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ مثلاً رمضان میں پاک اور جائز چیزوں سے بھی مومن اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ تو بہرحال اصل تقویٰ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچانا جو گناہوں کی طرف لے جائے۔ اور یہ ہر مسلمان کے لئے فرض ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں پوچھے گا کہ تم فلاں قوم کے ہو جو امیر ہے اس لئے تمہیں کچھ چھوٹ دی جاتی ہے۔ یا تم فلاں قوم کے ہو جو ترقی یافتہ نہیں اس لئے چھوٹ دی جاتی ہے۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے یہ عذر قابل قبول نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے آپ کو ہر برائی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر نیکی کو بجا لانے کے لئے تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہئے تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم امام الزمان کی جماعت میں شامل ہیں۔ یاد رکھیں کہ تمام بری باتوں سے اس وقت بچا جا سکتا ہے جب دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف ہو جس سے اس کی محبت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ باتیں تب ملتی ہیں جب اس کے آگے جھک جائے، اس سے مانگا جائے۔ یہ دعا کی جائے کہ اے خدا! میں تیری محبت میں وہ تمام باتیں چھوڑنا چاہتا ہوں جن کے چھوڑنے کا تو نے حکم دیا ہے۔ اور وہ تمام باتیں اختیار کرنا چاہتا ہوں جن کے کرنے کا تو نے حکم دیا ہے لیکن تیرا قرب پانے کے لئے بھی تیرا فضل ہونا ضروری ہے۔ اے اللہ! اپنے فضل سے مجھے تقویٰ عطا فرما۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 220)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

عذابِ الٰہی سے بچنے کے طریقے

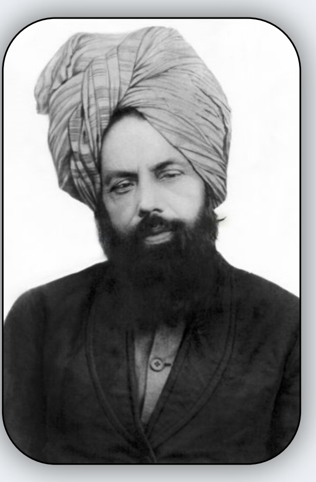

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس لئے اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آکر توبہ کا دروازہ بند کردے، توبہ کرو۔ جب کہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے، تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آپڑے تو پھر اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملاویں۔ ہر ایک قسم کی خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کرے۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اخلاق کی تہذیب کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکساری اس کی جگہ لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر:9) یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 193 جدید ایڈیشن)

وبائی امراض میں گھروں کو صاف رکھیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدرؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچتے رہتے ہیں۔ پس گویا وہ اس طرح پر يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کے وعدے سے فائدہ اٹھالیتے ہیں لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں ان کو آپکڑتی ہیں۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 ص 337)

اس شمارہ میں

(دربارِ خلافت) کرونا وائرس سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے کورونا وائرس کے بارہ میں تازہ ترین ارشادات

حضرت مسیح موعودؑ کے آفات و حادثات کے بارہ میں الہامات

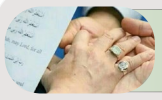

دربارِ خلافت

کرونا وائرس سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 6 مارچ 2020ء میں فرمایا۔(حضورانور کے ارشاد کا خلاصہ پیش ہے)

آج کل جو وباء پھیلی ہوئی ہے کرونا وائرس کی اس کے بارے میں بھی احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ حکومتوں اور محکموں کی طرف سے اعلان ہو رہے ہیں،احتیاطی تدابیر پر ہم سب کو عمل کرنا چاہئے۔ بعض ہومیو پیتھی دوائیاں بہت شروع میں میں نے ہومیوپیتھ سے مشورہ کر کے بتائی تھیں جو حفظ ماتقدم کے طور پر بھی ہیں اور بعض علاج کے طور پر بھی۔ ان کو استعمال کرنا چاہئے، یہ ایک ممکنہ علاج ہے یہ نہیں ہم کہہ سکتے کہ سو فیصد علاج ہے ۔ یہ ایسی وائرس ہے جس کا کوئی علم نہیں لیکن اس کا قریب ترین جو ممکنہ علاج ہو سکتا تھا اس قسم کی بیماری کا اس کے مطابق یہ دوائیاں تجویز کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ ان میں شفاء بھی رکھے اس لئے استعمال بھی کرنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی احتیاطی تدابیر بھی ضروری ہیں ۔ مجمع سے بچیں، مسجد میں آنے والوں کو بھی احتیاط کرنا چاہئے، اگر ہلکا سا بھی بخار ہے جسم ٹوٹ رہا ہے یا چھینکیں نزلہ وغیرہ ہے تو مسجد میں نہیں آنا چاہئے پھر۔ مسجد کے بھی حقوق ہیں کچھ اور یہ مسجد کا حق ہے کہ وہاں کوئی ایسا شخص نہ آئے جس سے دوسرے متاثر ہو سکتے ہوں۔ کسی بھی لگنے والی بیماری کا مریض جو ہے اس کو مسجد میں آنے سے بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ پھر آج کل خاص طور پہ چھینک لیتے وقت بھی ویسے عمومی طور پر بھی ہر ایک کو چاہئے کہ چھینک لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھے یا رومال رکھنا چاہئے منہ پر۔آج کل جو ڈاکٹر احتیاط بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں۔ ہاتھ اگر گندے ہیں تو چہرے پر ہاتھ نہ لگائیں اور ہاتھوں پر سینیٹائزر لگا کر رکھیں یا دھوتے رہیں لیکن مسلمانوں کے لئے ہمارے لئے اگر پانچ وقت کا نمازی ہے کوئی اور پانچ وقت باقاعدہ وضو بھی کر رہے ہیں ناک میں پانی بھی چڑھا رہے ہیں اس سے ناک صاف ہو رہا ہے اور صحیح طرح وضو کیا جا رہا ہے تو یہ صفائی کا ایک ایسا اعلیٰ معیار ہے جو سینیٹائزر کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ بہرحال جو وضو ہے اور صحیح طرح اگر وضو کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی ہے اور وضو جو کرے گا انسان پھر نماز بھی پڑھے گا تو یہ ایک روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے اور پھر آج کل تو خاص طور پر دعاؤں کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے اس طرف ہمیں خاص توجہ دینی چاہئے۔

پھر یہ ہے مصافحوں سے آج کل کہا جا رہا ہے پرہیز کرو یہ بھی بڑا ضروری ہے کوئی پتا نہیں کس کے ہاتھ کس قسم کے ہیں۔ تو اس لحاظ سے گو مصافحوں سے تعلق بڑھتا ہے محبت بڑھتی ہے لیکن آج کل اس بیماری کی وجہ سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وباء نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ہے لیکن اگر یہ بیماری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہو رہی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بداثرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اپنی روحانی حالت کو بھی بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دنیا کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ بجائے دنیاداری میں زیادہ پڑنے کے اور خدا تعالیٰ کو بھولنے کے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے بھی ہوں۔

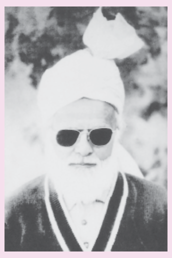

خطاب بحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صاحبِ لولاک ختم الانبیاء
مقتدائے انبیاء و اصفیا
تیری آمد سے ہے یہ عُقدہ کھلا
ارفع و اعلیٰ ہے تُو بعد از خدا
لا جرم ہے تُو ہی ختم الانبیاء[1]

تُو ہے سِرِّ ابتدائے زندگی
تیری ہستی منتہائے زندگی
تجھ سے وابستہ بقائے زندگی
تُو حقیقی راہنمائے زندگی
لا جرم ہے تُو ہی ختم الانبیاء

سابقین و لاحقین از انبیاء
نقطۂ نفسی ترا ان کی ضیاء
تیری خاتم[2] سے انہیں منصب ملا
سب ترے مظہر ہیں اے خیر الوریٰ
لا جرم ہے تُو ہی ختم الانبیاء

تجھ سے پہلے جس قدر تھے نامور
تھے وہ جن جن خوبیوں سے بہرہ ور
تُو ہے جامع سب کا قصہ مختصر
تیرے سر ہے سہرۂ فتح و ظفر
لا جرم ہے تُو ہی ختم الانبیاء

مولانا ظفر محمد ظفرؔ

[1] انبیاء کیلئے مہر
[2] بمعنی مہر

آصف محمود باسط

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے کورونا وائرس کے بارہ میں تازہ ترین ارشادات

احمدیوں کو چاہئے کہ اس وقت بجائے نشان تلاش کرنے کے اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کیلئے اور مسجدوں میں جو احتیاطی تدابیر بتائی گئی ہیں ، ان پر عمل کریں

اللہ تعالیٰ کوخوش کرنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی مخلوق کا خیال کیا جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے لئے اور انسانیت کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور رحم مانگیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 مارچ 2020ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، اس کے آخر میں کوروناوائرس کے حوالہ سے ہدایات ارشاد فرمائیں۔مورخہ 21 مارچ 2020ء کو خاکسار ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضور انور نے اس حوالہ سے دنیا کی صورتحال، ماہرین کے تبصرے اور عوام الناس کے احساسات کے حوالہ سے نہایت بصیرت افروز گفتگو فرمائی۔

احمدیوں کے تبصروں کا ذکر تھا۔ فرمایا:

"بعض احمدیوں نے اس بیماری کو طاعون قرار دیا ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ بھی طاعون کی طرح ایک نشان ہے۔ جب کہ ایسا نہیں ہے۔ جس زمانہ میں طاعون کی وبا پھوٹی، اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی خبر دی۔ یوں وہ طاعون کی وبا ایک نشان بن گئی۔ پھر اسی وبا کے پھوٹنے سے قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر بھی دی کہ حضور علیہ السلام پر ایمان لانے والے محفوظ رکھے جائیں گے۔ یوں بھی وہ طاعون کی وبا ایک نشان بن گئی۔ گو اس وقت بھی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی ایک آدھ آدمی قادیان میں بھی بیمار پڑ جائے۔ کچھ اس سے بیمار ہوئے بھی، مگر طاعون کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے خود خبر دی تھی کہ کس وقت پھیلے گی اور کیسے پھیلے گی، اس لئے اس کا پھیلنا تو ایک نشان تھا۔ اس کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت عمومی طور پر دنیا کے اس عذاب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس کی رحمت کے طلبگار تھے۔

"کورونا وائرس کے لئے نہ تو کوئی ایسی خبر ہے، نہ کہیں میں نے یہ تاثر دیا ہے کہ یہ کوئی نشان ہے جو ظاہر ہو گیا۔"

اس کے بعد کچھ دیر کا توقف تھا۔ خاکسار اگلی بات عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور نے فرمایا:

"اب دیکھو یہ 1918ء یا 1919ءمیں جو انفلوئنزا پھیلا تھا، وہ قادیان تک بھی پہنچا، بے شمار لوگ جاں بحق ہوئے۔ احتیاطی تدابیر جو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائیں وہ بھی ملتی ہیں، جس طرح دار چینی والے پانی کا استعمال وغیرہ۔ بلکہ خود حضرت مصلح موعودؓ کو انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ بلکہ بہت شدید ہوا تھا۔"

اس کے بعد حضور انور اپنے پاس رکھے کتابوں کے شیلف تک تشریف لے گئے اور تاریخ احمدیت کی چوتھی جلد نکالی۔ ایک لمحے ہی میں حضور کو مطلوبہ مقام مل گیا۔ فرمایا:

"حضرت مصلح موعودؓنے تو وصیت تک تحریر فرمادی تھی کہ اگر فلو کے اس حملہ میں کچھ ہو جاتا تو کیا کرناہے۔"

اس کے بعد حضور نے اس دور کے حوالہ سے وہ تین صفحات پڑھ کر سنائے۔ ان کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

انفلوئنزا کی عالمگیر وبامیں جماعت کی بےلوث خدمت

1918ء میں جنگ عظیم کا ایک نتیجہ انفلوئنزا کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس وبا نے گویا ساری دنیا میں اس تباہی سے زیادہ تباہی پھیلا دی جو میدان جنگ میں پھیلائی تھی۔ ہندوستان پر بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا۔ اگر چہ شروع میں اموات کی شرح کم تھی۔لیکن تھوڑے ہی دنوں میں بہت بڑھ گئی اور ہر طرف ایک تہلکہ عظیم برپا ہو گیا۔ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ نے شاندار خدمات انجام دیں۔ اور مذہب و ملت کی تمیز کے بغیر ہر قوم اور ہر طبقہ کے لوگوں کی تیمارداری اور علاج معالجہ میں نمایاں حصہ لیا۔ احمدی ڈاکٹروں اور احمدی طبیبوں نے اپنی آنریری خدمات پیش کر کے نہ صرف قادیان میں مخلوق خدا کی خدمت کا حق ادا کیا بلکہ شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں پھر کر طبی امداد بہم پہنچائی ۔ اور عام رضاکاروں نے نرسنگ وغیرہ کی خدمت انجام دی اور غرباء کی امداد کے لئے جماعت کی طرف سے روپیہ اور خوردونوش کا سامان بھی تقسیم کیا گیا... ان ایام میں احمدی والنٹیر (جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ بھی شامل تھے) صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے دن رات مریضوں کی خدمت میں مصروف تھے اور بعض صورتوں میں جب کام کرنے والے خود بھی بیمار ہو گئے اور نئے کام کرنے والے میسر نہیں آئے بیمارضا کار ہی دوسرے بیماروں کی خدمت انجام دیتے رہے اور جب تک یہ رضا کار بالکل نڈھال ہو کر صاحب فراش نہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنے آرام اور اپنے علاج پر دوسروں کے آرام اور دوسروں کے علاج کو مقدم کیا۔ یہ ایسا کام تھا کہ دوست دشمن سب نے جماعت احمدیہ کی بےلوث خدمت کا اقرار کیا۔ اور تقریر و تحریر دونوں میں تسلیم کیا کہ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے بڑی تندہی و جانفشانی سے کام کر کے بہت اچھا نمونہ قائم کر دیا ہے۔

(از تاریخ احمدیت، جلد چہارم، صفحہ 208-209)

اس کے بعد حضور نے فرمایا:

"یہ وبائیں تو آتی ہیں۔ اب ہر وبا کو نشان قرار دے دینا اور یہ قیاس آرائی شروع کر دینا کہ احمدیوں کو کچھ نہیں ہو گا، یا یہ جو بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ مخلص احمدیوں کو کچھ نہیں ہو گا، بالکل غلط بات ہے۔ ان وباؤں کو کسی کے ایمان کا پیمانہ نہیں بنایا جاسکتا۔ اور جو وصیت حضرت مصلح موعودؓنے تحریر فرمائی اس کا آغاز یوں فرمایا کہ 'میں ، مرزا بشیر الدین محمود احمد ولد حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔۔۔'

تو حضرت مصلح موعودؓ وصیت تحریر کر رہے ہیں اور ولدیت بھی تحریر کررہے ہیں یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے بھی ہیں۔ اس کے باوجود بیماری کا حملہ ہوا اور بڑا شدید ہوا۔ تو بیماری کا حملہ ہو جانا کسی بھی طرح کسی کے ایمان کا پیمانہ نہیں۔"

اس کے بعد پھر کچھ توقف تھا۔ مگر محسوس ہوتا تھا کہ حضور ابھی اس بات کو جاری رکھیں گے۔ ایک ثانیہ کے وقفے کے بعد حضور نے فرمایا:

"یہ حوالہ نکال کر الحکم میں چھاپ دو تا کہ سب پڑھ لیں اور سب کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ اگر یہ نشان ہوتا تو سب سے پہلے میں اعلان کرتا کہ یہ ایک نشان ہے۔ میں نے تو بہت شروع سے احتیاطی تدابیر اور حفاظتی دوائیاں بتانا شروع کر دی تھیں۔ اس وقت سے بتانا شروع کر دی تھیں جب ابھی اس بیماری نےچین سے باہر زور بھی نہیں پکڑا تھا۔ اگر میں اسے کسی قسم کا نشان سمجھتاتو احتیاطی تدبیر سے روکتا۔

"میں نے تو پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ جو ماہرین کی طرف سے حکومتی سطح پر احتیاطی تدابیر بتائی جارہی ہیں، لوگ ان پر عمل کریں۔"

"میں نے یہاں امیر صاحب کو بھی کہہ دیا ہے۔ صدر خدام الاحمدیہ کو بھی کہہ دیا ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کو بھی کہہ دیا ہے کہ ان دنوں میں لوگوں کی امداد اور فلاح و بہبود کے لئے جو ممکن ہو سکتا ہے کریں۔ تاریخ احمدیت سے یہ حوالہ چھاپ دوگے تو باقی ملکوں میں بھی پتہ چل جائے گا اور وہاں کے امرا اورصدران وغیرہ بھی اس کے مطابق امدادی کاموں کا منصوبہ بنالیں گے۔" اس گفتگو کا اختتام ان الفاظ پر ہوا:

"احمدیوں کو چاہئے کہ اس وقت بجائے نشان تلاش کرنے کے اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور مسجدوں میں جو احتیاطی تدابیر بتائی گئی ہیں، ان پر عمل کریں۔ اور اپنے اردگرد اگر ان احتیاطوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جس کسی کی مدد کر سکتے ہیں کریں۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی مخلوق کا خیال کیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے لئے اور انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس کا رحم مانگیں۔"

وبائی ایام میں احتیاط

"وبائی ایّام میں حضرت مسیح موعودؑ اس قدر احتیاط فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کارڈ کو بھی جو وبا والے شہر سے آتا،چھوتے تو ہاتھ ضرور دھو لیتے۔"

(الفضل جلد11نمبر88)

مبارک احمد منیر۔ برکینا فاسو

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کےآفات و حادثات کے بارہ میں الہامات

امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکراس زمانہ میں آنے والی آفات کاذکر کیا ہے۔ ذیل میں وہ الہامات پیش کئے جاتے ہیں جن میں آپؑ کوآفات و حادثات کی خبر دی گئی۔

- ”28 نومبر1885ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو 28نومبر 1885ءکے دن سے پہلے آئی ہے۔ اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزار ہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تامیں اس کو بیان کر سکوں ۔مجھ کو یاد ہے کہ اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھاکہ وَمَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔سو اس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی۔

یہ شہب ثاقبہ کا تماشہ جو 28نومبر 1885ءکی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیاء کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا۔لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھا نے والا میں ہی تھا۔میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں۔اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہوگیا تھاجس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرورکے ساتھ دیکھتا رہا۔کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔اور پھر اس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیحؑ کے ظہور کے وقت میں نکلا تھا۔میرے دل میں ڈالا گیاکہ یہ ستارہ بھی تیری صداقت کے لئے ایک دوسرا نشان ہے۔“ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص105,104)

- ”حضور حجۃ الاسلام نے ایک رؤیا دیکھی کہ گویا دارالامان میں طاعون آگئی ہے۔ اس کی تفہیم کھجلی ہوئی۔آپؑ نے فرمایا ۔قادیان طاعون نامیمون سے مامون ومصئون رہے گا البتہ خارش کا مرض ہو تو تعجب نہیں اس پر جناب نے یہ اجتہاد فرمایا ہے(کہ کھجلی پیدا کردینے والی دوا طاعون کو روک دے گی)۔(فقرہ مندرجہ خطوط وحدانی اجتہادی اور قیاسی ہے نہ الہامی)“ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص 259)

- ” آج جو 6فروری 1898ء روز یکشنبہ ہے ۔میں نے خواب میں دیکھا کہ خداتعالی کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بد شکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے ۔میرے پریہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہاکہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص 262)

- ”(الف)مجھے ایک الہام میں یہ فقرات القاء ہوئے تھے کہ یَامَسِیْحَ الْخَلْقِ عُدْوَانَا۔ میرے خیال میں ہے کہ عدوی سے مراد یہی طاعون ہے۔“

(ب)”یعنی اے مسیح جو خلقت کی بھلائی کے لئے بھیجا گیا۔ہماری طاعون کے دفع کے لئے مدد کر۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص264,263)

- ”(الف)ان دنوں میں خداتعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِیْ الدَّارِ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْامِنْ اِسْتِکْبَارٍ۔ وَاُحَافِظُکَ خَاصَّۃً۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔

یعنی میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا۔مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں ۔اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔خدا ئے رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔

(ب)اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اورجو شخص تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگااور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہوجائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کرکے دکھلا دے ۔لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔اس کے لئے مت دلگیر ہو۔حکم الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کیلئے اور ان سب کیلئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکا کی کوئی ضرورت نہیں۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص351,350)

- ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

یَاْتِیْ عَلٰی جَھَنَّمِ زَمَانٌ لَیْسَ فِیْھَا اَحَدٌ یعنی اس جہنم پر جو طاعون اور زلزلوں کا جہنم ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ اس جہنم میں کوئی فرد بشر بھی نہیں ہوگا۔یعنی اس ملک میں اور جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک خلق کثیر کی موت کے بعد امن کا زمانہ بخشا گیا۔ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثُمَّ یُغَاثُ النَّاسُ وَیُعْصَرُوْنَ۔ یعنی پھر لوگوں کی دعائیں سنی جائیں گی وقت پر بارشیں ہوں گی اور باغ اور کھیت بہت پھل دیں گے اور خوشی کازمانہ آجائے گا اور غیر معمولی آفتیں دور ہوجائیں گی…

یاد رہے کہ مسیح موعودؑکے وقت میں موتوں کی کثرت ضروری تھی اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقلد امر تھا۔یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ جو لکھا ہے کہ مسیح موعودؑ کے دم سے لوگ مریں گے اور جہاں تک مسیح کی نظر جائے گی اس کا قاتلانہ دم اثر کرے گا۔“ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص341)

- ”میں ایک اور رؤیا لکھتاہوں جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور وہ یہ کہ میں نے ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا مگر مونہہ آدمی کے مونہہ سے ملتا تھا اور بعض اعضاء دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور میں نے دیکھا کہ وہ یوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہوگیا اور میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بن ہیں جن میں بیل،گدھے،گھوڑے، کتے،سور،بھیڑئیے،اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بد عملوں سے ان صورتوں میں ہیں۔

اورپھر میں نے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور ،جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے، جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہوگیا ہے،وہ میرے پاس آبیٹھا ہے اور قطب کی طرف اس کا منہ ہے۔خاموش صورت ہے،آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد ان بَنوں میں سے کسی بَن کی طرف دوڑتا ہے اور جب بَن میں داخل ہوتاہے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی شور قیامت اٹھتا ہے اور ان جانوروں کو کھانا شروع کرتاہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی ہے تب وہ فراغت کرکے پھر میرے پاس آبیٹھتا ہے اور شاید دس منٹ کے قریب بیٹھا رہتا ہےاور پھر دوسرے بن کی طرف جاتاہے اور وہی صورت پیش آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آبیٹھتا ہے۔آنکھیں اس کی بہت لمبی ہیں اور میں اس کو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتاہے خوب نظر لگاکر دیکھتاہوں اور وہ اپنے چہرہ کے اندازہ سے مجھے یہ بتلاتاہے کہ میرااس میں کیا قصور ہے۔میں مامور ہوں اور نہایت شریف اور پرہیز گار جانور معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم ہوتا ہے۔

تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے…یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے،جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتداء سے مقرر ہے۔یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خداتعالیٰ نے اس کانام دابۃ الارض رکھا۔کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اسی لئے پہلے چوہوں پر اس کا اثر ہوتا ہے اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہےاور جیسا کہ انسان کو ایسا ہی ہر ایک جانور کو یہ بیماری ہوسکتی ہے اسی لئے کشفی عالم میں اس کی مختلف شکلیں نظر آئیں۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص353,352)

- ”رات کو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا ۔مگر اس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہیں ہوا۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص 374)

- ”(الف)خواب میں اول دیکھا کہ ایک چوغہ سیاہ رنگ مجھ کو دیا گیا ہے اور اس کے لوہے کے بٹن میرے ہاتھ میں ہیں اور پھر میں نے اس کے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس میں سے ایک پرچہ نکلا۔اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

بلا نازل یا حادث یا… اور میں نے خواب میں اپنی بیوی کے پاس یہ ذکر کیا کہ اس میں یہ لکھا ہو اہے کہ بلا نازل یا حادث یا… اور دو پرچہ اور تھے ان کا مضمون یاد نہیں۔“

”(ب)فرمایایہ الفاظ الہام ………ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ بلا نازل یا حادث یا……… یاد نہیں رہاکہ ”یا“کے آگے کیاتھا۔ رؤیا کامعاملہ بھی عجیب ہے۔پیچ درپیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شہادت کو آنحضرتؐ نے گائیوں کے ذبح ہونے کے رنگ میں دیکھا حالانکہ خدا اس بات پر قادر تھاکہ خواب میں خاص صحابہ ہی کو دکھلا دیتا۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص392,391)

- ”رؤیا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے زلزلہ کا ایک دھکہ۔مگر میں نے کوئی زلزلہ محسوس نہیں کیا ۔نہ دیوار ،نہ مکان ہلتا تھا۔بعد ازاں الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَضُرُّ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْاوَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُحْسِنُوْنَ۔تَرٰی نَصْرًا مِّنْ عِنْدَاللّٰہِ وَھُمْ یَعْمَھُوْنَ۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص418)

- ”آج رات تین بجے کے قریب خدائے تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔تازہ نشان تازہ نشان کا دھکہ۔زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ قُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ دَنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔

(ترجمہ مع شرح)یعنی خداایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا ۔وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا(مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدیدآفت ہے جو

دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں گے) اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خداتعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔بہر حال حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہو یا بعید ہو۔پہلے سے بہت خطرناک ہے۔سخت خطرناک ہے۔اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا…

بقیہ ترجمہ عربی کا یہ ہے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کرکے اپنے تئیں بچا لو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے جو ایک دم میں تباہ کردے گا اور فرماتاہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں اور پھر اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میرا فضل تیرے نزدیک آگیا یعنی وہ وقت آگیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جاوے۔حق آگیا اور باطل بھاگ گیا…

دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہریک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے۔جو میرا قہر زمین پر اترے۔کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔پس اٹھو۔اور ہوشیار ہوجاؤ۔کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبردی تھی۔مجھے اس ذات کی قسم ہے۔جس نے مجھے بھیجاکہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔میری طرف سے نہیں ہیں۔کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا۔تادنیا ہلاکت سے بچ جاتی…ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔

نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔آفتاب تو نکلنے کو ہے جب خدا تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کرچکا تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی ناپاک روح تھی اور میں نے اس کو یہ کہتے سناکہ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑگیا۔

انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق وفجور کو چھوڑ دے۔کون سا اس میں اس کا نقصان ہے۔اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔آگ لگ چکی ہے۔اٹھواور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔‘‘

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص450,449)

• ’’9۔اپریل کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبردی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگاچونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا،دور نہیں ہے۔مجھے خدائے عزّوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی کرنے کے لئے دو نشان ہیں انہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوحؑ نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔

اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد بھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہوکر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بد تر آئے گا۔خدا فرماتاہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔اور جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا اور جیسا یوسفؑ نے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مُتہم بنایا ہے۔جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا…

ہاں خداتعالیٰ نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی… میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابل عزت نہیں۔جن کے کان ہیں سنیں ۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیرلیا ہے۔پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہوجاتی ہے اور ہولناک سزادیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی اس جگہ میں اس کو معہ ترجمہ لکھ کر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں ااور وہ یہ ہے۔

بخور آنچہ ترا بخورانم۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَاءِ وَ فِي الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ۔ نَزَلْتُ لَكَ۔لَكَ نُرِيْ اٰيَاتٍ وَّ نَهْدِمُ مَايَعْمُرُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ۔ كَفَفْتُ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِيْنَ۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔

یعنی جو کچھ میں تجھے کھلاتاہوں وہ کھا ۔تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں، ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دیں گے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں گے۔‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص450تا452)

• ’’(الف) آج رات خواب میں دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔

(ب)

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار‘‘
• آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمین
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہوجائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہو گا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص454)

(نوٹ) ’’خداتعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا۔بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہناچاہیے جس کی طرف سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اشارہ کرتی ہے لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نمونہ دکھاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔‘‘

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص455,454)

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے
اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو! کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں باربار
فاسقوں اور فاجروں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر دیکھیں گے قیمہ کا بگھار
خوب کھل جائے گا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار
وحی حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیکن ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
وہ تباہی آئے گی شہروں پر اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدے ہو جائیں گے عشرت کدے
شادیاں کرتے تھے جو پیٹیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایام بہار
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار!

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص456,455)

• ’’ آج 29۔اپریل1905ء کو پھر خداتعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے ۔سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی جس کا نام خداتعالیٰ نے باربار زلزلہ رکھا ہے۔میں نہیں جانتاکہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خداتعالیٰ اس کو ظاہر فرمادے گا۔مگر بار بار خبردینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہیں ہے۔یہ خداتعالیٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے جو عالم اسرارہے…

خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں چھپ کر آؤں گا ۔میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایک ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔غالباًوہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سے ،یا ایسا وقت ہوگا جواس سے قریب ہے...

اور خداتعالیٰ فرماتاہے کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہرا ساں ہیں جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی۔کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائے گا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جائے...

مجھے خداتعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھ کو، ان کو پتہ لگ جائے۔میں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلہ سہ منزلہ ہیں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے آئندہ ان کا اختیار۔‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص459,458)

- ’’پھر بہارآئی ،خداکی بات پھر پوری ہوئی یَسۡتَنۡبِئُوۡنَکَ اَحَقٌّ ھُو۔قُلۡ اِیۡ وَرَبِّیۡ۔اِنَّہٗ الۡحَق۔‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن 461
- ’’(1)۔زمین تہہ وبالا کردی۔ (2)۔اِنِّیۡ مَعَ الۡاَفۡوَاجِ اٰتِیۡکَ بَغۡتَۃً۔ (3)۔لنگر اٹھا دو‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن 463
- ’’پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص472)
- ’’عَفَتِ الدِّیَارُکَذِکۡرِیۡ۔ فرمایا:کَذِکۡرِیۡ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے پیشگوئی ہوچکی ہے۔‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص479)
- ’’(1)تَتۡبَعُھَا الرَّادِفَۃُ۔ (2)پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔‘‘ (تذکرہ جدیدایڈیشن ص506)

(الف) ’’زلزلہ آنے کو ہے۔‘‘فرمایا: ’’اس کے معنے یہ ہیں کہ اسی زلزلہ کو جو ہوا، اصل زلزلہ نہ سمجھو بلکہ سخت زلزلہ آنے کو ہے۔‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص512)

(ب)’’میرے دل میں ڈالاگیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے اوریہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا۔‘‘(تذکرہ جدید ایڈیشن ص512)

- ’’(1) زلزلہ آنے کو ہے ۔ہمارے لئے عید کا دن۔

(2)رَبِّ لَا تُرِنِیۡ زَلۡزَلَۃِ السَّاعَۃِ۔رَبِّ لَا تُرِنِیۡ مَوۡتَ اَحَدٌ مِّنۡھُمۡ۔‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص513)

9۔اپریل 1906ء

’’ان میں سے بعض الہامات مکرر ہیں یعنی پہلے بھی ہوچکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے۔

(1) رَبِّ اَرِنِیۡ زَلۡزَلَۃِ السَّاعَۃِ۔

(2) یُرِیۡکُمُ اللہُ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔

(3) اُرِیۡکَ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔

(4) اَلۡاَمۡرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوۡسُ تُضَاعُ۔

فرمایا:یہ الہام پہلے بھی ہوچکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے۔معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب کے متعلق ہے۔‘‘ (تذکرہ جدید ایڈیشن ص521)

- ’’ھَلۡ اَتَاکَ حَدِیۡثُ الزَّلۡزَلَۃِ۔ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَھَا۔ وَأَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ أَثۡقَالَھَا ۔وَقَالَ الۡإِنسَانُ مَا لَھَا۔ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخۡبَارَھَا۔ بِأَنَّ رَبَّکَ أَوۡحَی لَھَا۔

ترجمہ :یعنی انسانوں پر حیرت طاری ہوجاوے گی کہ ان کے علوم اور تجارب کی حد سے باہر ظہور میں آئے گا۔اس دن زمین اپنا قصہ بیان کرے گی کہ اس پر کیا آفت آئی۔کیونکہ خدااپنے رسول کو اس کے مافی الضمیر کا ترجمان بنائے گا اوراس رسول کو وحی کرے گا کہ کس باعث سے یہ غیر معمولی آفت ظہور میں آئی۔پھر خداتعالیٰ مجھے فرماتاہے کہ یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تازمین کے لوگ تجھے شناخت کرلیں۔‘‘

(تذکرہ جدید ایڈیشن ص527،528)

پس حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں جو پیشگوئیاں پرانے مذاہب میں پائی جاتی ہیں اور جس طرح قرآن و حدیث ایک مصلح آخر الزماں کی علامات بتاتا ہے وہ پوری ہوچکی ہیں ۔ اس زمانہ کے حالات پکار پکار کر اس بات کا مطالبہ کررہے ہیں کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور بنی نوع انسان کو اپنے حقیقی خدا سے ملا دے۔ اس زمانہ میں جس طرح آفات اور حادثات کا نزول ہورہا ہے اس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔اس کثرت سے نئی نئی بیماریوں کا دنیا میں پھیلنا جیساکہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں طاعون اور اس کے بعد ایڈز اور دیگر بیمایاں جن کا نام و نشان پہلی دنیا میں نہیں ملتا، یہ صاف بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعودؑ آگیا ہے ۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو مسیح الزمان کو پہچاننے کی توفیق عطا کرے۔آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خُون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔‘‘

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن جلد22صفحہ207,206)

اس زمانہ میں جس قدر آفات سماوی کا نزول ہورہا ہے ، یہ واضح طور پر ہماری رہنمائی کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا آگیا ہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں بھی ہے کہ

’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ثابت کردے گا۔‘‘

چنانچہ اللہ اپنے زور آور حملوں سے لوگوں پر واضح کر رہا ہے کہ مسیح آخرالزمان آگیاہے ۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دنیا توبہ کرتے ہوئے مسیح آخرالزمان کومان لیں اور عافیت کے حصار میں آجائیں۔آمین

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

امامت بطور پیشہ جائز نہیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’وہ جو امامت کامنصب رکھتے ہیں....اگر ان کا اقتداء کیا جائے تونماز کے اداہوجانے میں مجھے شبہ ہےکیونکہ علانیہ طورپرثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے امامت کاایک پیشہ اختیارکررکھاہےاوروہ پانچ وقت جاکرنمازنہیں پڑھتے بلکہ ایک دوکان ہےکہ ان وقتوں میں جاکر کھولتے ہیں اوراسی دوکان پران کا اوران کے عیال کا گزارہ ہے۔ چنانچہ اس پیشہ کےعزل ونصب کی حالت میں مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے اورمولوی صاحبان امامت کی ڈگری کرانے کےلئےاپیل در اپیل کرتے پھرتے ہیں۔پس یہ امامت نہیں یہ توحرام خوری کا ایک مکروہ طریقہ ہے۔‘‘ (فتح اسلام،روحانی خزائن جلد3صفحہ26حاشیہ)

پھرفرمایا:’’میرے نزدیک جولوگ پیشہ کےطورپرنمازپڑھاتے ہیں ان کے پیچھے نماز درست نہیں وہ اپنی جمعرات کی روٹیوں یاتنخواہ کے خیال سے نماز پڑھاتےہیں،اگر نہ ملےتوچھوڑدیں۔‘‘ (البدر9جنوری1903ءصفحہ85)

انڈونیشیا میں احمدیت کا آغاز

مکرم مولانا محمود احمد چیمہ سابق مربی انڈونیشیا تحریر کرتے ہیں:۔

1921ء یا 1922ء میں چند نوجوان مکرم مولوی ابوبکر ایوب، مکرم مولوی احمد نورالدین مکرم مولوی ذینی دھلان اور حاجی عمر صاحب حصول تعلیم کیلئے سماٹرا سے لکھنؤ ہندوستان میں پہنچے اور تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ چند ماہ کے بعد انہوں نے اپنے ایک استاد کو اپنے ایک پیر کی قبر پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ تو وہاں سے تعلیم چھوڑ کر یہ نوجوان احمدیہ بلڈنگ لاہور میں پہنچے اور چند ماہ وہاں رہ کر یہ سب نوجوان 1923ء میں قادیان گئے اور چند ماہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ پھر کچھ اور طالب علم بھی وہاں آگئے۔

1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب لنڈن کا دورہ کرکے واپس آئے تو ان انڈونیشین طلباء نے حضور کی دعوت کی۔ اور درخواست کی کہ ایک مربی کو جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) بھجوایا جائے۔ تو حضورؓ نے اگست1925ء میں حضرت مولوی رحمت علی کو وہاں بھجوایا۔

ان کو حضور کی نصیحت تھی کہ علم کا گھمنڈرکھنے والے علماء کو خلوت میں ملیں۔ تبلیغ کا کام بتدریج ہو۔ نئے احمدیوں میں تبلیغ کی عادت پیدا کریں، عمدہ نمونہ بنیں۔ آپ نے وہاں پہنچ کر تبلیغ بذریعہ پبلک لیکچر، اخبارات اور انفرادی ملاقاتوں سے شروع کی۔ چند مباحثات اور مناظرے بھی ہوئے جن سے متاثر ہو کر کئی لوگ احمدیت میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ (الفضل 8 ستمبر 2003ء)

26مارچ 2020ء	وقت سحر	وقت افطار
مکہ مکرمہ	05:05	18:34
مدینہ منورہ	05:03	18:35
قادیان	05:02	18:44
ربوہ	04:43	18:26
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:56	18:26